احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 3 ستمبر 2004ء

روزنامہ

C.P.L 29

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 3 ستمبر 2004ء 17 رجب 1425 ہجری - 3 تبوک 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 198

میں پناہ مانگتا ہوں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میں ان کاموں کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کئے۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل حدیث نمبر:481)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبت کر سکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے جب تک کہ اسی کے فضل اور کرم سے اس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے اور یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دل لگاتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے ڈرتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔ یہ سب حالات انسان کے دل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور نہ مفید ہو سکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے۔ تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور پھر بار بار فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا۔ غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے۔ اور نفس امارہ کے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے۔ اور روح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفس امارہ کو امارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ابھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20ص 221)

خلیفۂ وقت کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام وصیت میں شمولیت کے سلسلہ میں فرمایا:۔

''میری خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم پندرہ ہزار اس ایک سال میں نئی وصایا ہو جائیں۔''

(اختتامی خطاب جلسہ یو۔کے یکم اگست 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم محمد لوئیس مالا صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا مورخہ 23 اگست 2004ء بروز سوموار بوقت 11:00 بجے صبح وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم ستمبر 1996ء تا جون 2001ء انڈونیشیا جماعت کے امیر رہے۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔

مقالہ کی آخری تاریخ میں اضافہ

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی 2004ء مرکز میں مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2004ء تک کر دی گئی ہے۔

گلشن احمد نرسری اور آپ کی خدمت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی سرزمین میں اب ہر طرح کے پھلدار، پھولدار اور سایہ دار درخت پیدا ہو رہے ہیں۔ گلشن احمد نرسری میں آپ کے لئے پھل دار پودے آم (لنگڑا، چونسہ، سندھڑی وغیرہ) چیکو، بیری، مالٹا کینو فروٹر، میٹھا، لیموں چائنہ لیموں آسٹریلین وغیرہ سایہ دار درخت بلسٹونیا، مولسری، پلکن، نیم وغیرہ۔ پھولدار اور خوشبو دار بیلیں اور بوٹیں بوگن ویلیا، جوہی بیل، کریپر بیل، ورانٹا باڑ، گارڈ ینیا باڑ، اریل باڑ وغیرہ دستیاب ہیں۔

باقی صفحہ 2 پر

وصیت کرو

وصیت ہے اک آسمانی نظام
یہ جنت کے پانے کا ہے انتظام
چلے آؤ اس کی طرف دوستو!
ندا دے رہا ہے امامِ ہُمام
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

یہ ہے قربِ مولیٰ کا اک راستہ
ہے غفران و رحمت کا یہ واسطہ
عمل کو ملے اس کے دم سے جلا
دلوں میں اترتا ہے نورِ خدا
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

مسیحِ زماں کو بشارت ملی
وحی سے عطا یہ نشانی ہوئی
خدا کا ہے کیسا یہ فضل و کرم
کلید اس کی جنت کی ہاتھ آ گئی
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

نہ گھبرائیں اس کی شرائط سے ہم
مٹا دے گا مولیٰ سبھی ہم و غم
نہائیں گے ہم برکتوں میں سدا
شب و روز برسے گا ابرِ کرم
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

عطاء المجیب راشد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم ارشد خاں بھٹی صاحب بلال مارکیٹ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم چوہدری فیض خاں صاحب زیلدار دارالبرکات 12 اگست 2004ء بعمر 100 سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 13 اگست کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے پڑھائی آپ کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی اور بعد تدفین مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل مرحوم نے اپنی آنکھوں کا عطیہ کا فارم پر کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نور آئی ڈونرز ایسوی ایشن کی ٹیم نے مکرم ڈاکٹر نوید احمد صاحب کی سربراہی میں مورخہ 12 اگست کو ہی ان کی آنکھوں کا عطیہ حاصل کیا۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹا اور بیٹی ناروے میں رہائش پذیر ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

✿ مکرم قاری مسرور احمد صاحب استاذ مدرسۃ الحفظ ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عالیہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ کی شادی خانہ آبادی ہمراہ مکرم مبارک احمد ونیس صاحب ابن مکرم چوہدری منور احمد ونیس صاحب مرحوم مورخہ 14 اگست 2004ء کو میری لینڈ شادی ہال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی۔ اسی روز تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

✿ مکرم پروفیسر محمد سعید صاحب گورنمنٹ کالج جھنگ زعیم انصار اللہ جھنگ (شہر) لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم نعمان احمد صاحب نے انٹرمیڈیٹ سالانہ امتحان 2004ء میں فیصل آباد بورڈ کے تحت محض خدا کے فضل سے نان میڈیکل گروپ میں 928/1100 نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

✿ مکرم عبداللطیف صاحب آف قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کی جلد شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم عطاء المنان طاہر صاحب کارکن مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے والد مکرم عبدالرحمٰن صاحب عاجز بیت الاحمدیہ گل روڈ گوجرانوالہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب ہسپتال سے گھر واپس آ گئے ہیں۔ احباب سے موصوف کی کامل صحت وتندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم میاں علی شیر صاحب شاہدرہ لاہور لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم میاں عبدالماجد صاحب چیف ایگزیکٹو میاں بھائی کے دل کا آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے بچائے اور صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں
تحریک عطیہ خون اور
عطیہ چشم میں شامل ہوں۔

بقیہ صفحہ 1

ان ڈور اور آؤٹ ڈور خوبصورت پودے بوتل پام، النا اشوک، فائیکس (سٹار لائیٹ، گولڈن، سفید، سبز وغیرہ) اریکیریا، ڈرائی سینیا، یوفوربیا، منی پلانٹ اور پام (کنگھی پام، کین پام، لیڈی فنگر پام، وال پام، ٹیبل پام، بید پام وغیرہ) کی خوبصورت ورائٹی دستیاب ہے۔ خوبصورت لان تیار کروانے، پودوں کو سپرے کروانے، گھاس کٹائی، باڑ کٹائی وغیرہ کروانے کا انتظام موجود ہے۔ نرسری سے متعلقہ سامان کھاد، رنبہ اور کسی وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ تازہ پھولوں کے گجرے، ہار، بوکے وغیرہ تیار کروانے کیلئے نیز خوشی کے مواقع پر سٹیج، کار وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کیلئے تشریف لائیں۔

رابطہ فون 213306 فیکس: 215206

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دیرینہ خادم سلسلہ، پروفیسر جامعہ احمدیہ اور معروف شاعر

محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی سیرت و سوانح پر ایک نظر

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب

(قسط سوم آخر)

آپ کی شاعری

اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنے سے قبل آپ کے ... شعار پیش خدمت ہیں جو اس پہلو سے شاعرانہ فکر کا احاطہ ... تے ہیں۔

یا رب مشاعرے کو نہ اپنا قدم چلے
جب تک سوانح لے کے نہ مضمون اہم چلے
بے سود شاعری میں نہ اپنا کبھی قلم
تائید دین حق میں ہمارا قلم چلے

اگرچہ آپ بفضلہ تعالیٰ قادر الکلام شاعر تھے نہ صرف اردو بلکہ عربی اور فارسی زبان میں بھی آپ کو فن شعر گوئی کا ملکہ حاصل تھا۔ ہر سہ زبانوں میں آپ کا کلام سلسلہ حقہ کے رسائل و اخبارات میں بھی بکثرت شائع ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ آپ کا شعری مجموعہ ''کلام ظفر'' کے نام سے آپ کی زندگی میں ہی شائع ہو چکا ہے۔ آپ کی شعری استعداد کے حوالہ سے آپ کے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ بڑا قابل ذکر ہے۔

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مربی سلسلہ 7 سال دیار افریقہ میں خدمات دینیہ سرانجام دینے کے بعد جب واپس اپنے وطن تشریف لائے تو جامعہ احمدیہ قادیان نے ان کو ایک استقبالیہ پارٹی دی۔ حضرت مصلح موعود بھی اس تقریب میں تشریف فرما تھے۔ حضور کی موجودگی میں جب والد صاحب محترم نے اپنی پہلی عربی نظم مذکورہ تقریب میں پڑھی تو حضور نے یہ نظم سن کر ایک طویل تقریر فرمائی جس میں بے حد خوشی کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ہمارے جامعہ کا کوئی طالب علم اتنی فصیح و بلیغ نظم بھی کہہ سکتا ہے۔ تقریب کے خاتمہ پر جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کو حاضرین نے بہت مبارکباد دی۔
(بحوالہ کلام ظفر)

آپ کی شاعری کے بارہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا تبصرہ جو فی الواقعہ ایک سند کی سی حیثیت رکھتا ہے ہدیہ قارئین ہے۔

''میں نے شروع سے آخر تک یہ تمام کلام پرلطف اور پرمغز پایا ہے۔ ممکن نہیں کہ انسان اس پر محض سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائے۔ کئی مقامات پر ٹھہر کر اطمینان سے اسی طرح لطف اندوز ہونا پڑتا ہے جیسے حسین قدرتی مناظر انسان کے قدم تھام لیتے ہیں۔ ایک بھی نظم ایسی نہیں جو بے مقصد شاعری یعنی شاعری برائے شاعری کے ضمن میں آتی ہو اور حقیقت اور خلوص سے عاری ہو۔ زبان بھی نہایت سلیس اور ہلکی پھلکی ہے سوائے اس کے کہ معانی کا وفور مشکل عربی اور فارسی کے الفاظ کے استعمال پر مجبور کر رہا ہو۔ طرز بیان نہایت دلنشین۔ فارسی اردو اور عربی پر برابر دسترس۔ ماشاء اللہ۔ یہ مجموعۂ کلام علم و فضل کا ایک مرقع اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے جسے آپ کے خلوص اور ایمان نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کر دی ہے''۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے تحریر ... :

''محترم مولانا ظفر محمد صاحب اردو کے بہت خوش گو شاعر ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں عربی اور فارسی نظم لکھنے کا بھی ملکہ ہے اور یہ بات خاکسار نے خاص طور پر دیکھی کہ باوجود ایک اعلیٰ شاعر ہونے کے وہ سراپا عجز و انکسار ہیں اور نام و نمود سے بے نیاز۔

محترم ظفر محمد صاحب کا اسلوب کلام سلاست اور روانی۔ محاورہ اور بندش کی خوبی اور فن شاعری کے لحاظ سے ایک قابل قدر تصنیف ہے اور بہت سی نظمیں اپنی خوبی کے لحاظ سے سہل ممتنع ہیں۔

یہ مجموعہ سلسلے کے لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہے اور احباب اس مجموعے کو انشاء اللہ دلکش اور مفید پائیں گے۔ نظموں میں دینی پہلو کو مدنظر رکھنا اور بے جا مبالغہ سے بچنا جماعت کے شعراء کا ایک امتیاز ہے جو اس مجموعے میں بھی نمایاں ہے''۔

واحد غزل

والد صاحب غزل گو شاعر نہ تھے کیونکہ آپ کی شاعری برائے شاعری نہ تھی۔ وہ بامقصد اور حسب ضرورت اشعار کہتے تھے۔

1966ء میں جب آپ کراچی میں مقیم تھے تو مکرم برکت اللہ محمود صاحب (مربی سلسلہ) کی ترغیب اور خواہش کے پیش نظر اپنی زندگی کی یہ واحد فی البدیہہ غزل کہی۔ یہ غزل 19 جنوری 2000ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی۔ مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل نے اس پر یہ نوٹ دیا کہ یہ آپ کی واحد غزل ہے۔ جب حضور انور نے یہ نوٹ پڑھا تو آپ نے ناظر صاحب اشاعت کو لکھا کہ یہ واحد غزل کیسے ہوگئی؟ میرے علم کے مطابق تو وہ ایک بڑے پرمغز اور اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ اردو میں بھی کہتے تھے اور عربی میں بھی۔ اگر یہ ان کی واحد غزل ہے تو پھر ساری نظمیں اور ان کا دیوان کہاں گیا۔ اس پر محترم ایڈیٹر صاحب نے وضاحتاً لکھا کہ مولانا ظفر صاحب غزل گو شاعر نہ تھے۔ غزل کے لحاظ سے یہ ان کی واحد غزل ہے اس کے بعد حضور نے ازراہ شفقت بچوں کی کلاس میں اپنی موجودگی میں ایک بچے سے یہ غزل MTA پر سنی۔ اس کے اختتام پر حضور نے والد محترم اور ان کے کلام کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا خصوصاً اس آخری شعر پر کہ ؎

یاد میں اس کی جو شیریں سے بھی شیریں ہے ظفر
زندہ پھر قصہ فرہاد کروں یا نہ کروں

یوں تبصرہ فرمایا کہ فصاحت و بلاغت کا کمال ہے۔ مزید تعریفی کلمات فرماتے ہوئے شیریں فرہاد کے قصہ پر روشنی ڈالی۔

اس سے قبل احمدی شعراء کا MTA پر ذکر خیر کرتے ہوئے خاکسار کے والد محترم کے بارے میں اور ان کی شاعری کے بارے میں تعریفی کلمات فرماتے ہوئے یہ کہا کہ مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کے کلام کا بھی MTA پر ذکر آنا چاہئے۔

پاکستان کے ایک معروف حکیم سابق وفاقی شوریٰ کے رکن، پاکستان طبی بورڈ کے صدر محترم حکیم نیر واسطی صاحب ستارۂ خدمت، والد صاحب کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ حکیم صاحب آپ سے اپنے شعروں کی اصلاح لیتے اور باقاعدہ خط و کتابت بھی رکھتے۔ محترم والد صاحب اگر کسی حاجت مند مریض کو حکیم صاحب کے نام کوئی خط دیتے تو وہ اس سے رقم تک وصول نہیں کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ والد صاحب کسی کو رقعہ دینے سے قبل قدرے تامل سے کام لیتے تھے۔ ایک مرتبہ حکیم صاحب نے والد صاحب کے ساتھ اپنے تعلق خاطر کا اظہار بذریعہ خط اس شعر کی صورت میں کیا۔ ؎

کہہ دے کوئی ظفر سے اے شاہ علم و فن
اک بے نوا فقیر سے نسبت ہے آپ کی

درس و تدریس کے سلسلہ میں 1964ء سے 1966ء تک آپ کو کراچی میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ اس عرصہ کے دوران ایک بار مصر کے صدر مرحوم جمال عبدالناصر کراچی تشریف لانے والے تھے۔ کراچی کی انتظامیہ ان کی آمد پر سرکاری ہدایت کے مطابق بزبان عربی قصیدہ کی صورت میں صدر محترم کو خوش آمدید کہنا چاہتی تھی۔ کسی ذریعہ سے کمشنر کراچی کو والد صاحب کے تبحر علمی کی درک لگ گئی۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس پہنچے اور قصیدہ لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لہٰذا آپ نے ان کی خواہش کے پیش نظر صدر کی آمد سے قبل عربی میں ایک قصیدہ لکھ کر دے دیا۔ مگر ساتھ اس کا ترجمہ نہ کیا وہ لوگ قصیدہ لے گئے تو آپ فرمانے لگے میرا خیال ہے یہ دوبارہ ترجمہ کروانے واپس آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ قصیدہ بغرض ترجمہ واپس آ گیا۔ قصہ کوتاہ اس قصیدے کو بہت ہی پسند کیا گیا۔ اسی طرح جب عراقی صدر عبدالسلام عارف کی کراچی آمد ہوئی تب بھی مقامی انتظامیہ نے حسب سابق آپ کو ہی اس عزت افزائی کے قابل سمجھا۔ فروری 1974ء کو لاہور میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر بھٹو حکومت ایک دوست ملک کے سربراہ کو اپنے ذاتی مراسم کی وجہ سے بھی عربی میں ہی سپاسنامہ پیش کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس وقت کے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات کی خواہش پر محترم والد صاحب نے لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی کی اسلامی، ملی اور ملکی خدمات نیز فلسطینی مسئلہ پر ان کی جرأت مندانہ پالیسیوں کی نسبت سے ایک پرمغز قصیدہ لکھا جسے وفاقی وزیر نے بہت سراہا۔ اظہار تشکر کے طور پر موصوف نے بخوشی والد صاحب کو بند لفافے میں کچھ رقم دینا چاہی تو آپ نے شکریہ کے ساتھ یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں کوئی پیشہ ور شاعر نہیں ہوں۔ ملکی خدمت میرا فرض ہے یوں بھی۔ ع

کچھ شاعری ذریعہ عزت نہیں مجھے

(عالمگیر برکات مامور زمانہ ص 74)

مکرم میاں سراج الدین صاحب لاہور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل نظموں کے انعامی مقابلے کا اعلان بذریعہ الفضل شائع کروایا جس پر والد صاحب کی نظم بعنوان ''خدا تعالیٰ'' اول قرار پائی۔ اور مقررہ انعام کی حقدار ٹھہری۔

بعض فی البدیہہ اشعار

والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے موقع محل کے عین مطابق فوری فی البدیہہ اشعار کہنے کا ملکہ بھی عطا کر رکھا تھا اس سلسلہ میں صرف ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقریباً ابتدائی ایام میں مکرم و محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کو جامعہ احمدیہ احمد نگر میں تشریف لا کر طلباء جامعہ سے خطاب کرنے کی درخواست کی تو محترم امیر صاحب نے خطاب سے قبل یہ شعر پڑھا۔ ؎

دعویٰ زباں کا اہل جامعہ کے سامنے
جیسے ہو بوئے مشک غزالہ کے سامنے

چند لمحات کے بعد والد صاحب نے فی البدیہہ یہ شعر لکھ کر محترم پرنسپل صاحب کی وساطت سے محترم شیخ

صاحب کی خدمت میں بھجوایا۔ ؎

ہیں آپ ایسے اہل جامعہ کے سامنے
چھپے مہ تمام ہلالہ کے سامنے

یہ پہلی ملاقات محترم شیخ صاحب کے ساتھ مستقل تعلق کی ایسی بنیاد بنی جو تادم واپسی اخوت، عقیدت اور علم دوستی کے باعث بڑھتی چلی گئی۔ محترم شیخ صاحب جب بھی ربوہ تشریف لاتے والد صاحب محترم کو ضرور یاد فرماتے۔

سفر آخرت

آپ کی شخصیت کے اس پہلو پر کچھ لکھنے سے قبل آپ کا ایک شعر یہاں درج کرتا ہوں جو آپ کی داخلی اور فکری کیفیاتی اور قانع طبع ہونے کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کرتا ہے۔ ؎

کتنا ہے خوش نصیب ظفر آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے

کوئی انسان خواہ کتنا ہی بہادر اور باہمت کیوں نہ ہو جب وہ بستر علالت پر ہوتا ہے اور یہ علالت بھی دم واپسی کی طرف بڑھ رہی ہو اور ساتھ ہی مریض عمر رسیدہ بھی ہو تو ان حالات میں مریض کا بے چین پریشان ہونا لازمی امر ہے۔ ان جانگسل لمحات میں شاید و باید ہی ایسی مثالیں دیکھنے کو ملی ہوں کہ مریض کا نفس مطمئنہ راضی بقضاء ہو۔

شروع جنوری 1982ء میں جب آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بستر علالت پر تھے اور صحت تیزی سے گر رہی تھی اور بحالی صحت کے امکانات روز بروز معدوم ہوتے چلے جا رہے تھے۔ عیادت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا مگر آپ تسلسل سے آنے والوں سے ملاقات کرتے ان کے مزاج اور طبیعت کے مطابق ان سے گفتگو بھی فرماتے۔ ایک روز مکرم ماسٹر ہارون خان صاحب تشریف لائے تو آتے ہی انہوں نے مریض کو حوصلہ دینے کے خیال سے عدم کا یہ شعر پڑھا۔ ؎

عدم کس متانت سے بیمار ہو کر
جواں گیسوؤں کی ہوا کھا رہے ہو

والد صاحب نے شعر سن کر فوراً سنبھالا لیا اور مسکراتے ہوئے جواب دیا اور شاید یہ شعر بھی عدم ہی کا تھا کہ ؎

زندگی کی حسین ترکش میں
کتنے بے رحم تیر ہوتے ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جب آپ کو افاقہ نہ ہوا تو پھر آپ کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کر دیا گیا۔ ڈاکٹروں کی ٹیم نے آپ کا مکمل طبی معائنہ کیا اور اس دوران وہ باہم انگلش میں ہی گفتگو کرتے رہے تا ایک بوڑھے مریض کو اس کی علالت کی شدت کی خبر نہ ہو کہ وہ چراغ سحری ہے۔ اس پر والد صاحب بے ساختہ مسکرا دئے۔ جس پر ایک ڈاکٹر صاحب بولے بزرگو! بیماری کی اتنی شدت میں آپ ہنس رہے ہیں ماشاء اللہ آپ تو بہت باہمت ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر ہنس رہا ہوں کہ آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں ناخواندہ ہوں۔ اس لئے آپ مجھے پریشانی سے بچانے کی خاطر انگلش میں میری صحت کی بحالی کو ناممکن قرار دے رہے ہیں۔ اس بارہ میں عرض ہے کہ میں انگلش جانتا ہوں اور دوسری بڑی اور بنیادی بات یہ ہے کہ میں موت سے قطعاً نہیں گھبراتا۔ آپ بے شک کھل کر اور جس زبان میں چاہیں بات کریں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے اعصاب اور میری صحت ایسی باتوں سے متاثر نہیں ہوتے۔

ایک روز جبکہ بیشتر عزیز آپ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کی علالت میں بھی کوئی افاقہ نہ تھا فرمانے لگے میرے ذہن میں ایک شعر آ رہا ہے اسے میری آخری آرامگاہ پر لکھ دینا وہ شعر یہ تھا۔ ؎

آئے مرے عزیز ہیں میرے مزار پر
رحمت خدا کی مانگنے مشت غبار پر

انسان جب بستر مرگ پر ہوتا ہے تو بالعموم دنیا چھوڑنے کے خیال سے اور بتقاضائے فطرت کسی قدر آزردہ ہو جاتا ہے مگر آپ کو حق تعالیٰ نے اس قدر نفس مطمئنہ عطا فرمایا تھا کہ آپ ہر حال میں صابر و شاکر اور راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو، کی عملی تفسیر تھے۔

آپ نے اپنی بیماری کے ایام جس صبر و تحمل سے گزارے ایسی مثالیں شاذ ہی ملیں گی۔ مورخہ 23 اپریل 1982ء الائیڈ ہسپتال میں صبح کی نماز کے لئے جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا تو آپ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی غیر معمولی شفقت اور دلداری

خاکسار کے والد محترم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہم مکتب ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کی وفات کے بعد حضور انور نے اسلام آباد روانگی سے ایک یوم قبل والد محترم کے جملہ اہل و عیال کو تعزیت اور دلداری کا خصوصی وقت عنایت فرمایا۔ خصوصاً خاکسار کی والدہ محترمہ سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا جس سے افسردہ دلوں کو خصوصی سکینت نصیب ہوئی۔ حضور انور کی غیر معمولی شفقت توجہ اور انہماک کا یہ حال تھا..... کہ آپ کے منجھلے بیٹے نے وقفہ وقفہ سے آکر درخواست کی کہ کھانا لگ چکا ہے۔ اس کے باوجود حضور اقدس نے ہمیں قیمتی وقت دیئے رکھا۔

یہ حضور انور سے ہماری آخری ملاقات تھی۔ دوسرے دن آپ اسلام آباد تشریف لے گئے جہاں حضور کو ہارٹ اٹیک ہوا جس کے باعث وہیں وفات ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی طرف سے تعزیتی خط ماہنامہ انصار اللہ جون 1982ء میں شائع ہوا۔ آپ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں عیادت کے لئے بھی تشریف لائے تھے۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ دادا جان مرحوم حضرت حافظ فتح محمد صاحب رفیق بانی سلسلہ جن کے طفیل ہم نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت پائی اور والد صاحب جن کے سایہ میں تربیت پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی سعادت و توفیق ملتی رہے۔

تعارف کتب

جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ

نام کتاب: جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ
مرتب: شیخ خورشید احمد
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
صفحات: 141

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کراچی اپنے تصنیف و اشاعت کے منصوبے کو آگے بڑھانے کی مساعی کر رہی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے "جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ" اس سلسلہ کی 79 ویں کتاب ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1967ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد اس وقت تک کم و بیش اس کے 20 ایڈیشن اردو زبان میں شائع ہو چکے ہیں جبکہ دنیا کی دیگر اہم زبانوں میں اس کے تراجم بھی شائع کئے گئے ہیں۔ اور انگریزی زبان میں ترجمہ جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ پر محفوظ ہو چکا ہے۔

موجودہ ایڈیشن میں دور خلافت رابعہ اور آغاز خلافت خامسہ کے تاریخی واقعات کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ سات ابواب پر مشتمل اس کتاب میں دلنشیں انداز میں واقعات پر مشتمل جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ ایسی ترتیب سے لکھی گئی ہے کہ یہ نہ صرف بچوں کے لئے بلکہ بڑی عمر کے احباب کے لئے بھی بہت مفید ہے اور اس کا ہر احمدی گھرانہ میں تربیت کے پیش نظر ہونا ضروری ہے۔

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔

"میری رائے میں یہ کتاب بچوں اور بچیوں کے لئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی ہر گھرانہ میں اس کتاب کا موجود ہونا بچوں کی تربیت کے پیش نظر از بس ضروری ہے۔"

اسی طرح حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے اس کتاب کی افادیت کا ان الفاظ میں ذکر کیا۔

"الحمد للہ شیخ خورشید احمد صاحب (نائب ایڈیٹر الفضل ریٹائرڈ) نے بچوں کے لئے اس موضوع پر کتاب لکھ کر میری اس دیرینہ خواہش کو پورا کیا۔ اللہ انہیں جزاء خیر دے۔ یہ کتاب ناصرات الاحمدیہ کے آئندہ امتحانات کے لئے تجویز کی گئی ہے اس لئے تمام لجنات کتاب منگوائیں اور کوشش کریں کہ بڑے گروپ کی ہر بچی اس کے امتحان میں شامل ہو اور احمدیت کی تاریخ سے واقف ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے مرتب اور لجنہ اماء اللہ کراچی کی کارکنات کو بہترین جزا عطا فرمائے اور جماعت کے نونہالوں کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق بخشے۔ (ع۔س۔خان)

غلط ہاتھوں میں

نذیر ناجی اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

"اگر اسلامی دنیا نام کی کوئی چیز موجود ہوتی اور اس وقت امریکی معاشرے کے اجتماعی خوف اور تضادات نے پیدا ہونے والی کیفیت میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کی مناسب تیاریاں موجود ہوتیں تو ایک تاریخی انقلاب برپا کرنے کا سنہرا موقع دستیاب ہے۔ جنگوں میں ہمیشہ اصول اور نظریات، اسلحہ اور مادی وسائل پر غالب آتے ہیں۔ آج کی دنیا نظریاتی اعتبار سے تہی دست ہے جب سے انسان نے تہذیب کی دنیا میں قدم رکھا ہے وہ اجتماعی طور پر کبھی اس طرح نظریاتی طاقت سے محروم نہیں ہوا اور نہ ہی زیادہ عرصہ وہ ایسی حالت میں رہ سکتا ہے جو بھی اصول یا نظریہ آج کی انسانی ضرورتوں کے مطابق اپنی افادیت ثابت کر سکے وہی آج کی دنیا کو سہارا دے سکتا ہے اور یہ سب کچھ اسلام میں موجود ہے۔ صرف اس کے پیش کرنے والے ایسے نہیں ہیں کہ اس عظیم سچائی کو سامنے لا سکیں جو اسلام کے پیغام میں مضمر ہے۔ وہ سچائی جو ڈاکٹر عبدالسلام کے سائنسی تجربات میں ظاہر ہوئی اور وہ سچائی جو ایک مسلمان ٹیپو سلطان کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالکلام تک پہنچی اور وہ سچائی جس کے بطن میں پوری کائنات کو تسخیر کرنے کی صلاحیتیں مستور ہیں اگر آج کی دنیا اسے دیکھنے کی صلاحیت حاصل کر لے تو اسے مادی اور روحانی دونوں طرح سے تسکین اور خوشحالی میسر آ سکتی ہے۔ جدید ترین امریکی اسلحہ اور آج کے مسلمان کے پاس اسلام، دونوں ہی غلط ہاتھوں میں ہیں۔ (روزنامہ جنگ 28 اگست 2002ء)

حافظ عبدالحئی بھٹی صاحب

سقراط ایک خداپرست فلسفی

سقراط کا نام آتے ہی ایک عظیم الشان فلسفی کا تصور ابھرتا ہے اور آپ کے وجود سے فلسفہ کی چھاپ کو ایسا منسلک کر دیا گیا ہے کہ آپ کی ذات کے تمام دوسرے زاویئے معدوم ہوتے نظر آتے ہیں لیکن یہ بہت بڑی ناانصافی ہوگی اگر ہم ان کی ذات کو صرف ایک فلسفی کی حیثیت سے جانیں اور اس فلسفہ کے مقصد کو نظر انداز کردیں جس کی خاطر آپ نے موت کا جام بھی بڑی خوشی سے پی لیا!

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ان کے حالات زندگی غور سے پڑھیں تو ہمیں وہ ایک فلسفی سے زیادہ توحید باری تعالیٰ کے نوروں سے نہلایا وجود زیادہ نظر آتے ہیں۔ جس نے اپنا تمام فلسفہ ایک خدا کی طرف بلانے اور اعلیٰ اخلاق سکھانے کے لئے وقف کر دیا۔ وہ ایک ایسی عقل تھی جس نے نور الٰہی کو اپنا راہنما بنایا۔ اور اس سوفسطائیوں اور فلسفیوں کے زمانہ میں ان کے ہی انداز اپنا کر دلائل قاطعہ سے ان کا منہ بند کیا اور ان کی ہی دلیلوں سے ثابت کیا کہ اہل ایتھنز نے جو اپنے مختلف معبود بنا رکھے ہیں یہ سب باطل ہے اور اس عالم کا صرف ایک خدا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ علم الاشیاء اپنی پوری آب و تاب سے ان کی ذات میں جلوہ گر ہو گیا تھا۔ اور کوئی ایسا میدان نہیں جس کے بارے میں آپ نے غور و فکر نہ کیا ہو نہ صرف خود سوچ کے گھوڑوں کو دوڑاتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی مختلف طریق اپنا کر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے تھے۔ آپ کے علم و معرفت کے آگے اس وقت کے فلسفی اور سوفسطائی دونوں ہی بے بس ہو گئے حتیٰ کہ دلف کی کاہنہ نے آپ کو احکم الناس کا خطاب دیا۔ دنیا آپ کو فلسفہ کا بانی مبانی سمجھتی ہے! آج بھی بڑے بڑے فلاسفر خود کو سقراط کے آگے طفل مکتب سمجھتے ہیں۔

لیکن عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنی آخری عمر میں بھی یہی کہتے رہے کہ: **"میں صرف یہ جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا"۔**

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے انسانی فلسفہ کو انتہائی حقیر قرار دیا۔ آپ عدالت میں واشگاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ میں حکمت و دانش پرکھنے کے لئے تمام قسم کے لوگوں کے پاس گیا میں نے شاعروں کو سنا، سیاست دانوں کو دیکھا اور عمال کے پاس بھی گیا لیکن حکمت و دانش کسی کے پاس نہیں پائی! اور پھر اپنا بھی انکار کرتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں: **"صرف اللہ اکیلا ہی حکیم و دانش ہے! اور اے ایتھنز کے رہنے والو! اس نے چاہا ہے کہ اعلان کرے کہ انسانی حکمت و دانش بہت ہی حقیر ہے گویا کچھ بھی نہیں!"**

(دفاع سقراط، افلاطون، عربی ترجمہ ابز بدورابوحنا، صفحہ 20 مطبع رہبانیہ مخلصہ 1940ء صیدا، لبنان)

آپ کا خاندان

آپ 471 ق۔م میں یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سفرونیسک ایک مجسمہ ساز تھے اور والدہ فینا ریت دائی تھیں اسی وجہ سے آپ فرماتے تھے کہ: میری ماں تمہارے جسموں کی پیدائش میں مدد کرتی ہے اور میں تمہارے نفسوں کی پیدائش میں مدد کرتا ہوں"۔

آپ نے دو شادیاں کی تھیں۔ ایک شادی جو آپ نے تقریباً پچاس سال کی عمر میں کزانتھی Xantippe نامی عورت سے کی تھی، کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ ملتا ہے۔ جبکہ دوسری شادی کے بارے میں اختلاف ہے جو غالباً آپ نے جوانی میں کی تھی۔ بہرحال آپ کے تین لڑکے ہوئے جن کے نام یہ ہیں لیمبروکلیس، سفرونیسک اور مینکسین، جن میں سے ایک آپ کی وفات کے وقت جوان اور باقی چھوٹے تھے۔

تعلیم

آپ کو اپنے والد کے کام سے کوئی دلچسپی نہ تھی اگرچہ Diogenes کے نزدیک آپ نے مجسمہ سازی کا علم سیکھا تھا اور غراس کا مجسمہ بھی بنایا تھا۔ لیکن Andersen کے نزدیک ان کی بات بغیر شواہد کے قبول کرنا درست نہیں کیونکہ یہ 240 میلادی یعنی سقراط سے تقریباً چھ صدیوں بعد پیدا ہوئے تھے۔ (سقراط، اندریہ کریسون، عربی ترجمہ بشارۃ صاروجی، صفحہ 17 موسسہ عربیہ، بیروت، لبنان) بہرحال آپ کو علم سے ایک خاص شغف تھا۔ اس لئے ابتداء سے ہی تمام ایسی مجلسوں میں حاضر ہونا شروع ہو گئے تھے جہاں علم سیکھا اور سکھایا جاتا تھا۔

مؤرخین لکھتے ہیں: "آپ نے اپنی تمام کوششیں اس بات میں صرف کیں کہ حکمت و دانش کو حاصل کیا جا سکے اور سچ کی خدمت کی جا سکے.......... آپ نے فلسفہ ایتھنز کے معاشرتی سلوک، فلسفہ کی کتابوں، عالموں کی بحثوں، قومی قصوں اور اعتقادات، خطیبوں کے خطبوں، شاعروں کے شعروں اور راویوں کے قصوں سے سیکھا۔ غرض آپ نے جہاں علم کی کرن اور عقل کا نور دیکھا وہاں جا پہنچے، اگرچہ آپ اپنی تعلیم کے لئے کسی مخصوص استاد کے پاس نہیں رہے لیکن آپ نے علم کا کوئی ایسا زاویہ فروگذاشت نہیں کیا جس کے ذریعہ انسان کچھ سیکھ سکتا تھا"۔

(حیاۃ سقراط زعیم الفلاسفۃ وأبي الفلسفۃ القدیمۃ محمد السکی الناصری صفحہ 6 المطبعۃ السلفیۃ قاہرہ مصر)

اور "Andersen" لکھتے ہیں کہ "Diogenes:" کے خیال میں سقراط "Anaxagoras" کے شاگرد رہے ہیں۔ اور شاید ارکیلاوس Archelaus کے مدرسہ بھی جاتے رہے ہیں۔ اور پھر اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ تمام روایات گھڑی ہوئی اور محل شک ہیں۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ سقراط نے مختلف سوفسطائیوں کو سنا تھا۔ اور افلاطون کے مکالموں سے لگتا تھا کہ آپ برودیکوس کے شاگرد تھے۔

(سقراط، اندریہ کریسون، صفحہ 19)

آپ کو خاص طور پہ یونان کی تاریخ اور مشہور شخصیات کا بخوبی علم تھا۔ آپ نہ صرف ان شخصیات کی حالات زندگی سے واقف تھے بلکہ آپ نے بڑی گہرائی سے ان کے نظریات کو پڑھا اور سنا ہوا تھا جیسا کہ خاص طور پہ آپ عدالت میں اپنا دفاع کرتے ہوئے جابجا پرانے فلسفیوں، عالموں اور شعراء کا ذکر کرتے اور ان کے خیالات کو پیش کرتے ہیں۔

مزید برآں آپ کی علم کی گہرائی کا اندازہ ہمیں آپ کے شاگرد افلاطون اور کسینوفون وغیرہ کی کتابیں اور یادداشتیں پڑھتے ہوئے بھی بخوبی ہو جاتا ہے کہ کس طرح آپ نے انسانی زندگی کے تمام زاویوں اور پیراؤں کو لے کر انہیں آسان مثالوں سے سمجھایا ہے اور اخلاق عالیہ کے فلسفہ کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔

یونانی عقائد اور حالات

(1) اگرچہ یونان سقراط سے پہلے اور بعد میں بھی فلاسفروں کا گہوارہ رہا ہے لیکن اگر یونانیوں کے مذہب کی طرف دیکھا جائے تو خاص طور پہ سقراط سے پہلے اس میں جھوٹے تراشیدہ قصوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا! اور ان مذہبی قصوں میں دیوی دیوتا نہ صرف انسانوں کی طرح شادیاں اور بچے پیدا کرتے ہیں بلکہ آپس میں لڑتے جھگڑتے بھی نظر آتے ہیں۔

اور اگر کوئی ان بوسیدہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے تو مارا جاتا ہے جیسے Anaxagoras نے کوشش کی اور اس کی سزا بھگتنی پڑی پھر سقراط نے ان دیوی دیوتاؤں کو باطل قرار دیا اور ایک خدا کا اعلان کیا تو زہر کا پیالہ پینا پڑا۔

Mircea Eliade نے ہومیرلیس Homeros کی طرف منسوب الیازۃ، اودیسہ اور دوسرے مراجع سے ان قصوں کو بیان کیا ہے جنہیں ایک نظر دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح مہذب ترین قوم کے یہ مذہبی قصے محض خرافات سے بھرے پڑے ہیں۔

لکھا ہے کہ: جایا "Gaia" (یعنی زمین جو یونانی میتھالوجی میں آسمان، سمندر، دیوتاؤں اور مسخ شدہ درندوں کی ماں اور کون اعلیٰ کی مرضعہ بھی جاتی ہے) اور ایروز "Eros" نے شادی کی اور پھر ان کے بچے پیدا ہوئے.......... ہوا یوں کہ اورانوس جو ستاروں سے بھرے آسمان سے عبارت اور اندھیروں کا حامل ہے زمین سے قریب ہوا اور اسے اپنی آغوش میں لے لیا اور یوں اس کا نکاتی شادی (hierogmie) سے دیوتاؤں کی دوسری نسل اس دنیا میں آئی۔

دوسری طرف یونان سقراط کے اور ان کے قریب کے زمانہ میں مختلف جنگوں میں ڈوبا نظر آتا ہے ایک طرف ایران سے جنگ رہی جو آخر اہل ایتھنز نے Miliades کی قیادت میں Marathon کے مقام پہ فارسیوں کو شکست دے کر 490 ق م میں جیتی یہ وہی Marathon ہے جس کے نام سے آج تک ایک دوڑ ہوتی ہے۔ اصل میں ہوا یہ کہ اس فتح کی خوشخبری لے کر ایک شخص دوڑتا ہوا ایتھنز تک آیا اور پھر بدقسمتی سے یہ خوشخبری بتاتے ہی مر گیا تو اس کی یاد میں اس لمبی دوڑ کا نام ہی میراتھن رکھ دیا گیا۔

اسی طرح 480 ق م میں یونانی بحری بیڑوں نے Caceres کے بیڑوں کو شکست دی۔

اور دوسری طرف یونانی شہروں کی آپس میں اقتدار کی جنگ ہے جیسے Athens اور Isparte کے درمیان مختلف جنگیں کسی سے پوشیدہ نہیں اور Isparte کا ایتھنز پہ 404 ق م غلبہ ہونا اور ایتھنز پہ 30۔ اشخاص پہ مشتمل نظام حکومت قائم کرنا تو عین سقراط کے آخری سالوں کی بات ہے۔

ان جنگی حالات میں خود سقراط نے بھی تین معرکوں پوتیدہ Poteidiaa، امفیپولیس Amphipolis اور دالیون Delion میں حصہ لیا اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔

ابن الوفید (1075ء۔1008ء)

آپ اسلامی قرطبہ کے معروف طبیب تھے جنہوں نے آسان ادویہ پر کتاب الادویہ المفردۃ کے نام سے مقالہ لکھا جس کی تیاری میں آپ نے بیس سال صرف کئے۔ جیرارڈ آف کریمونا نے اس کا ترجمہ لاطینی میں کیا جو سٹراس بورگ اور وی آنا سے 1858ء میں شائع ہوا۔ سر تامس آرنلڈ کے مطابق یہ ترجمہ اس قدر مقبول عام تھا کہ پچاس مرتبہ شائع ہوا۔ آپ کی تصنیف کتاب الوصاد کا ترجمہ Juda ben Nathan نے کیا۔ آپ کی تصنیف مجموع الفلاحہ زراعت پر عمدہ کتاب ہے۔

میڈیسن پر کتاب الرشاد فی الطب therapeutics پر عمدہ کتاب ہے اس کے علاوہ میڈیسن میں مجربات فی الطب اور تدقیق النظار (آنکھ کی بیماریوں کا علاج)، کتاب المغیث بھی مشہور ہیں۔ طلیطلہ کے بادشاہ کی درخواست پر آپ نے اس کے شاہی دربار میں ایک بوٹانیکل گارڈن تعمیر کیا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37376 میں شاہدہ نسرین زوجہ رشید احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 43 گرام 800 ملی گرام مالیتی -/31530 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شاہدہ نسرین 12/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد 61 دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 37377 میں سمیرا کرن بنت عبدالحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/25 دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی چین مالیتی -/1600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیرا کرن 12/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد انور وصیت نمبر 33928 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید والد موصیہ

مسل نمبر 37378 میں طاہر اسلام بٹ ولد عبدالسلام بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر اسلام بٹ 4/9 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حکیم نذیر احمد ریحان وصیت نمبر 15127 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 37379 میں عتیقہ طاہر بنت نعیم احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/14 دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عتیقہ طاہر 18/14 دارالرحمت غربی نمبر 2 ربوہ گواہ شد نمبر 1 حکیم نذیر احمد ریحان وصیت نمبر 15127 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 37380 میں نواز احمد ناصر باجوہ ولد غلام نبی باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ کارکن دفتر امور عامہ عمر تقریباً 41 سال 9-11-63 بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ 4 مرلہ واقع طاہر آباد شرقی مالیتی -/160000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3220 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نواز احمد ناصر باجوہ کارکن دفتر امور عامہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ قمر طاہر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر 37381 میں کلیم الدین ولد چوہدری رشید الدین صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/2 دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کلیم الدین 22/2 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 راجہ رشید الدین 24/1 صدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلیم الدین برادر موصی

مسل نمبر 37382 میں محمد انور چیمہ ولد چوہدری بشیر احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ معلم وقف جدید عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر غربی حلقہ قمر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد انور چیمہ معلم وقف جدید صدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506 گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ مسل نمبر 35352

مسل نمبر 36639 میں امتہ الرشیدہ زوجہ عبدالرشید بھٹی قوم راجپوت پیشہ بھٹی عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/3000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 35 گرام مالیتی -/25200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرشیدہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید بھٹی (خاوند موصیہ) گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالرحمٰن ولد عبدالعزیز بھٹی میرپور خاص

مسل نمبر 35864 میں امتہ المتین زوجہ ناصر احمد منظور قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/13000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ المتین گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد منظور ولد منظور احمد سکرنڈ نواب شاہ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 37383 میں رانا نصیر احمد خان ولد چوہدری عبدالحی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ

ملازمت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 138 صدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 30 کنال 11 مرلہ واقع چک نمبر 2 ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع خوشاب مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع چک نمبر 2 ٹی۔ ڈی اے ضلع خوشاب مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2927+700 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از انجمن + پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/9000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا نصیر احمد خان کارکن اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کوارٹر نمبر 138 گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ خان وصیت نمبر 25877 گواہ شد نمبر 2 احمد حسین شاہد ولد محمد حسین کوارٹر 47 صدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 37385 میں عظمیٰ اطہر زوجہ اطہر حفیظ فراز مربی سلسلہ قوم دیوجٹ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 131 نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/36000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولہ مالیتی -/51000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500+1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ + ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عظمیٰ اطہر 131 نصیر آباد رحمان ربوہ گواہ شد نمبر 1 اطہر حفیظ مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 30665 گواہ شد نمبر 2 چوہدری حفیظ احمد وصیت نمبر 27639

مسل نمبر 37386 میں صفیہ احمد زوجہ احمد حسین قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی -/35000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صفیہ احمد نصیر آباد رحمٰن ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر 150 صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت نمبر 30250 گواہ شد نمبر 2 احسان محمد کارکن دفتر وصیت

مسل نمبر 37387 میں قمر منیر ولد میاں محمد داؤد صاحب قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/2 دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال 3 مرلے واقع موہن پورہ لاہور مالیتی -/1800000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 556 مربع گز تعمیر شدہ واقع کورنگی کراچی کا 1/2 حصہ مالیتی -/1750000 روپے۔ 3۔ سرمایہ کاروبار بصورت مشینری خام ونقد مالیتی -/670000 روپے۔ 4۔ سوزوکی کار ماڈل 1983ء موٹر سائیکل 1985ء کل مالیتی -/50000 روپے۔ 5۔ ذاتی استعمال کی اشیاء مالیتی -/6000 روپے۔ 6۔ میرے پر مجموعی -/1150000 قرض ہے جو جائیداد نمبر 1 اور 2 کو فروخت کر کے ادا کیا جائے گا۔ اس وقت فی الحال مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت خورونوش خرچ ہو رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر منیر 12/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین بھٹی کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس وفا کریانہ سٹور 16/2 دارالبرکات ربوہ وصیت نمبر 28550

مسل نمبر 37388 میں رخشندہ جبیں زوجہ قمر منیر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/2 دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 287 گرام 510 ملی گرام مالیتی -/205547 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 556 مربع گز واقع کورنگی کراچی کا 1/2 حصہ مالیتی -/1750000 روپے۔ 4۔ نقد رقم جو بطور قرض حسنہ دی ہوئی ہے۔ -/496000 روپے۔ 5۔ متفرق گھریلو وذاتی سامان مالیتی -/65000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رخشندہ جبیں 12/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ قمر منیر مسل نمبر 37387 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس 16/2 دارالبرکات ربوہ وصیت نمبر 28550

مسل نمبر 37389 میں مسرت یاسمین زوجہ بشارت احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج تاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات تین تولے مالیتی -/24000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع کہکشاں کالونی ربوہ مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ حق مہر صول شدہ -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مسرت یاسمین محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ گواہ شد نمبر 1 انس احمد ولد بشارت احمد نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 37390 میں صفیہ نذیر بنت سمندر خان قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صفیہ نذیر نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ ولد فیض عالم 189 کہکشاں کالونی نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس وصیت نمبر 23695

مسل نمبر 37392 میں شمیم جاوید زوجہ جاوید اقبال قوم راجپوت جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولہ

ربوہ گڈز آپ کی خدمت
میں ایک قدم اور آگے (مزید)
ہر قسم کی گاڑیوں کے ٹائر اور بیٹریاں دستیاب ہیں
(کٹورڑ کی بیٹری میں خصوصی رعایت)
AGS بیٹری کے ربوہ میں واحد بااختیار ڈیلر
وڑائچ ٹائر اینڈ بیٹری ہاؤس
ربوہ گڈز بس سٹاپ ربوہ
فون: 211222-214222

ضرورت ٹیچر
سپوکن انگلش لینگوئج TOEFL اور IELTS
تدریس کا تجربہ ہو۔ فوری رابطہ کریں
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگوئج سٹڈیز
کالج روڈ ربوہ فون: 212088

مالیتی -/16000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمیم جاوید 3/40 دارالعلوم شرقی نور ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی نور ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد 40/33 دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37393 میں سیدہ عفت ثناء بنت سید محمد اقبال صاحب قوم سید پیشہ تدریس عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2413 روپے ماہوار بصورت تدریس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سیدہ عفت ثناء 16/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 37394 میں نادیہ ظفر بنت ظفر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نادیہ ظفر گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

تحریک جدید کی خدمت کے طریقے

تحریک جدید کی خدمت کا صرف یہی ایک طریقہ نہیں کہ اس کے مالی جہاد میں حصہ لیا جائے۔ بلکہ جیسا کہ اس کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ تحریک جدید دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کا مکمل پیکج ہے۔ اس کے جملہ مطالبات میں سے کسی ایک مطالبہ پر بھی لبیک کہا جائے تو تحریک جدید کی خدمت متصور ہوگی۔ مثال کے طور پر چند مطالبات کو پیش نظر رکھ کر اس بات کو واضح کیا جا سکتا ہے۔ اس کا ایک مطالبہ وقف رخصت بھی ہے۔ اس کے ماتحت وقف رخصت کر کے متعلقہ محکمہ کے ماتحت تعلیم و تربیت کے فرائض ادا کئے جائیں۔ یہ بھی تحریک جدید کی خدمت ہوگی۔ تحریک جدید کا ایک مطالبہ ہاتھ سے کام کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص ہاتھ سے کام کرنا عار سمجھتا ہے تو وہ اس کے برعکس ہاتھ سے کام کرے اور کچھ نتائج پیدا کرے۔ تو یہ بھی تحریک جدید کی خدمت ہوگی۔

اگر مالی قربانی کی اہلیت نہیں تو تحریک جدید کے انیسویں مطالبہ کے مطابق تحریک جدید کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو وہ بھی تحریک جدید کی خدمت ہوگی۔ غرض تحریک جدید کی خدمت کرنے والا، خدمت کی خواہش رکھنے والا تحریک جدید کے ستائیس مطالبات پر نظر ڈالے تو اس کو تحریک جدید کی خدمت کے لئے بے شمار راہیں نظر آئیں گی۔ اس نکتہ کو سمجھانے کے لئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔"

(مطالبات صفحہ :12) (وکیل المال اول تحریک جدید)

خبریں

32 رکنی کابینہ نے حلف اٹھا لیا صدر جنرل پرویز مشرف نے ایک پروقار تقریب میں بدھ کی سہ پہر 32 رکنی نئی کابینہ سے حلف لیا۔ کابینہ میں تمام سابق وزراء لئے گئے ہیں۔ پرانے وزراء کے محکموں میں 50 سے 60 فیصد تبدیلیاں متوقع ہیں۔ 12 نئے چہروں کا اضافہ ہوا ہے۔ مسلم لیگ کے 24 متحدہ قومی موومنٹ کے 3 اور پیپلز پارٹی کے 5 وزراء ہو گئے۔ راؤ سکندر، آفتاب شیر پاؤ، ڈاکٹر حفیظ شیخ، اویس لغاری، فیصل صالح، خورشید قصوری، اعجاز الحق اور زبیدہ جلال دوبارہ وزیر بن گئے ہیں

القاعدہ کا اہم عہدیدار گرفتار القاعدہ کے ممتاز عہدیدار شریف المصری کو کوئٹہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکومت نے اس کی گرفتاری پر بھاری انعام مقرر کر رکھا تھا۔

چیچن جانبازوں کا دو سکولوں پر قبضہ روس کی ایک ریاست میں 20 مسلح افراد نے دو سکولوں کے 200 طلباء سمیت 400۔ افراد کو یرغمال بنا لیا ہے۔ ان میں سکولوں کے اساتذہ اور بچوں کو سکول چھوڑنے کے لئے آنے والے والدین شامل ہیں۔ یرغمال بنانے والوں نے کہا ہے کہ مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں ایک ایک کر کے سب اساتذہ کو قتل کر دیں گے۔

قبائلی لشکر کا سربراہ قتل مسلح حملہ آوروں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے جنوبی وزیرستان ایجنسی کے قبائلی لشکر کے سربراہ اور محسود قبیلے کے چیف ملک گل خان کو تین قریبی عزیزوں کے ساتھ ہلاک کر دیا۔

کھٹمنڈو میں مسجد جلا دی گئی عراق میں 12 نیپالیوں کو قتل کرنے کے خلاف نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ مظاہرین نے جامع مسجد اور قطر ائیر لائن کا دفتر نذر آتش کر دیا۔ ہزاروں افراد "مسلمانوں کو سزا دو" کے نعرے لگاتے رہے سرکاری عمارتیں اور درجنوں گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ لاٹھی چارج سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

ون ویلنگ ایک قومی روزنامہ کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں گزشتہ ساڑھے سات ماہ کے دوران 24 سے زائد نوجوان کشادہ سڑکوں پر موٹر سائیکلوں پر ون ویلنگ کرتے ہوئے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 11 سے زائد زخمی ہو گئے۔ صرف یوم آزادی کے موقع پر 14 نوجوان اس خوفناک کھیل کا شکار ہوئے جن میں 2 بچیاں بھی شامل ہیں جوان موٹر سائیکل سواروں کی ون ویلنگ سے موت کی بھینٹ چڑھ گئیں، اور اس ایک ہی دن 500 سے زائد نوجوان زخمی ہو گئے۔ جن میں متعدد کی ٹانگیں اور بازو ٹوٹ گئے۔ بعض کے چہروں پر چوٹ لگنے سے چہرے بگڑ گئے یا آنکھیں ضائع ہو گئیں۔

ربوہ میں بجلی کی بندش

ربوہ سمیت پنجاب کے مختلف شہروں میں ابھی موسم گرما جاری ہے۔ حبس اور گرمی کے اس موسم میں معیاری کام کی کارکردگی پر کچھ فرق آ جاتا ہے۔ اور اگر اس شدید موسم میں بجلی بند ہو جائے تو گھریلو اور دفتری امور میں تعطل کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ معلومات حاصل کرنے کیلئے اگر متعلقہ محکمہ کو ٹیلی فون کیا جائے تو وہ مسلسل مصروف ہوتا ہے۔ دن اور رات کو بجلی کی بار بار بندش سے عوام اور ربوہ اور گردونواح کے شہریوں کو بہت تنگی اور مشکلات کا سامنا ہے۔ پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ صارفین کے مسائل حل کئے جائیں اور بجلی کی مسلسل بحالی کو یقینی بنایا جائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3 ستمبر 2004ء

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
وقت عصر	4:37
غروب آفتاب	6:33
وقت عشاء	7:56

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر حاجی زاہد مقصود 04524-215231

حب مفید اطہرا
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان۔ زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L 29